چوہدری محمد یٰسین پرنسپل جامعہ سلفیہ

منڈی واربرٹن میں
ایک روح پرور تقریب کا آنکھوں دیکھا حال!

مکتبہ دارالسلام کے مدیر العام جناب عبدالعظیم ایک متحرک شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی تمام توانائیاں اور خوبیاں دعوت وتبلیغ اور دینی تعلیمی معاملات کو سرانجام دینے کے لیے وقف ہیں۔ صبح ہو یا شام، دن ہو یا رات آپ انہیں کوئی اہم دینی کام کرتا ہوئے پائیں گے۔ دینی کام کی انجام دہی کے لیے طویل سفر بھی کرتے ہیں۔ ان کی فعالیت کا یہ عالم ہے کہ چھٹی کے دن بھی یہ جنون انہیں متحرک رکھتا ہے۔ اکثر و بیشتر واربرٹن میں وارد ہوتے ہیں اور کوئی اچھوتا منفرد اور دلچسپ پروگرام مرتب کر لیتے ہیں۔ مہتمم ہونے کے باوجود کارکنان کی طرح انتظامات کر رہے ہوتے ہیں۔ غالباً اسی تواضع اور عاجزی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ رفعت اور عزت بخشی ہے۔

ان کی خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلص رفقاء اور معاونین سے نوازا ہے۔ جو نہ صرف ان کے مزاج سے آشنا ہیں۔ بلکہ فرہاد جیسا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ جو حافظ صاحب کے تخیلات کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ نونہال کانفرنس یا محفل حسن قرأۃ، سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس ہو یا عظمت صحابہ کانفرنس ان کی بلند سوچ کا آئینہ دار ہے۔ یہ پروگرام عوامی یا تفریحی نہیں بلکہ تعلیم وتربیت کا حسین امتزاج ہوتے ہیں۔ تمام مقررین چھوٹے ہوں یا بڑے پورے اعتماد اور ذمہ داری سے بات کرتے ہیں۔

حال ہی میں عظمت صحابہ کرام کے موضوع پر طلبہ جامعہ دارالسلام کے درمیان تقریری مقابلہ سننے کا اتفاق ہوا۔ یہ ایک روح پرور تقریب تھی۔ جس میں تمام شرکاء نے بہت عمدہ منظم ومرتب تقریریں کیں۔ الفاظ کے چناؤ مواد کے انتخاب اور دلائل سے بھرپور تمام تقریریں بہت احتیاط سے تیار کرائی گئی تھیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک مقرر تھا۔ مکمل تیاری اور اعتماد کے ساتھ ہر مقرر میدان میں اترا۔ پرجوش انداز خطابت کے ساتھ انتہائی سنجیدہ دعوت فکر دیتے رہے۔ یہ تمام مقررین ہمارے مستقبل کے خطیب اور واعظ ہیں۔ ان کی عظمت شان وشوکت کو طلبہ کے دل میں اجاگر کرنا از بس ضروری ہے۔ اس سے بہتر

اندازاور کیا ہوگا۔ کہ طلبہ خوداس موضوع پرلب کشائی کریں۔

صحابہ کرام جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے اولین گواہ ہیں۔ اور جنہیں یہ اعزاز اور شرف حاصل ہے کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور اپنے کانوں سے آپ کے فرامین سنے۔ آپ کے حضر وسفر کے ساتھی بنے۔ اور مختلف غزوات میں آپ کے ہم رکاب ہوئے۔ وہ صحابہ کرام جن کی زندگیاں آپ ﷺ کے لیے قربان تھیں۔ جن کا مال ومتاع اسلام کے لیے وقف تھا۔ جن کی آل اولاد دین کی سربلندی کے لیے شہید ہوئی۔ جنہوں نے محض اسلام کی خاطر ہجرت کی۔ صعوبتیں اٹھائیں اور گھر سے بے گھر ہوئے۔ اور ہمارے پاس اسلام کا کل سرمایہ ان کا مرہون منت ہے۔ جس طرح انہوں نے اسلام کی حفاظت کی۔ اور نہایت ذمہ داری کے ساتھ خالص دین اسلام ہم تک منتقل کیا۔ کہ اس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں۔ ان کے ایمان لانے کا انداز اور اسلوب اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ ہمیں بھی حکم ہوا۔ کہ ویسے ایمان لاؤ جیسے یہ پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب لائے۔

لیکن آج کچھ عناصر ایسے بھی ہیں۔ کہ وہ صحابہ کرام کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ اور طعن وتشنیع کرتے ہیں۔ امہات المومنین پر تبراء کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی اصحاب کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ رضی اللہ عنھم ورضوا عنه اور آپ ﷺ کی ازواج کے بارے میں فرمایا "وازواجه امهات المومنين" اس کے بعد بھی کوئی شخص تجاوز کرے۔ تو یقیناً اس کے دماغ میں خلل ہے۔ اور وہ نفسیاتی مریض ہے۔ یہ لوگ ان پاک باز نفوس قدسیہ کے پاؤں کی دھول کو بھی نہیں چھو سکتے۔

بلاشبہ عظمت صحابہ کے عنوان سے منعقدہ اس مجلس نے ایمان تازہ کر دیا۔ اور دل میں پہلے سے زیادہ ان کی محبت پیدا ہوئی۔

اس روحانی تقریب کا نہایت شاندار حصہ وہ لمحات تھے۔ جب حافظ عبدالعظیم صاحب کے صاحبزادے حافظ عبدالاعلیٰ ظفر نے آخری سبق سنایا۔ انہوں نے ڈیڑھ سال کی قلیل مدت میں مکمل قرآن حکیم حفظ کیا۔ اور آج وہ اپنا آخری سبق استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم صاحب کو سنا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لحن داؤدی سے نوازے۔ اپنی خوبصورت آواز میں انہوں نے جب تلاوت کی تو مجمع پر وجد طاری ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے خوبصورت نظم پڑھی جس میں والدین، بزرگوں، عزیزوں اور اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ نہایت مبارک مجلس اختتام پذیر ہوئی۔